اور دین سے بے تعلقی کی جو عام کیفیت پائی جا رہی ہے، اس کیفیت میں خواتین کو ایک اصولی جماعت ہونے کا احساس دلانا، ایک اصولی جماعت کی حیثیت سے ان کو منظم کر کے دین سیکھنے سکھانے اور معاشرے میں اصلاح و انقلاب کے لیے کوشش کرنے کے کام میں لگانا اور منظم انداز میں اپنے منصبی فرائض کو انجام دینے کے لیے خواتین کی تنظیم کرنا، نہ صرف جائز اور مباح ہے، بلکہ ایک دینی اور شرعی ضرورت ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کا ارشاد ہے ""اسلام بغیر جماعت نہیں اور جماعت بغیر امارت نہیں اور امارت بغیر اطاعت نہیں""۔ ظاہر ہے یہ ارشاد جس طرح مردوں کے حق میں صحیح ہے، ٹھیک اسی طرح عورتوں کے حق میں بھی صحیح ہے۔ یہ نظام مطلوب ہے مگر آج یہ نظام بکھر چکا ہے۔ اب جو خواتین دوبارہ اس نظام کو قائم کرنے کے لیے کوشش کریں وہ قابل مبارک باد ہیں۔ دین کے تعارف و اشاعت، دین کی دعوت و حفاظت اور دین کو عملی زندگی میں جاری و ساری کرنے کی اجتماعی جدوجہد کے لیے خواتین کی جو تنظیم قائم کی جائے، وہ خالص دینی عمل ہے۔ خواتین کی ایسی اسلامی تنظیم میں منصبی فرائض انجام دینا، نظم کے تقاضے پورے کرنا، تجویز کردہ پروگرام اور لائحہ عمل پر عمل کرنا اور منصوبے کے مطابق علمی اور عملی کوششیں اور کاوشیں کرنا سراسر دینی فریضہ ہیں۔ اسی تصور کے ساتھ ان کاموں کو انجام دینا چاہیے۔ اشاعت دین اور انفرادی و اجتماعی زندگی میں تزکیہ کے لیے تنظیم کے طے کردہ اہداف کو دل کی لگن اور ذوق و شوق کے ساتھ ادا کرنا اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ہے اور اس میں غفلت و کوتاہی اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی ہے۔ خواتین کی دینی تنظیم کی یہی شرعی حیثیت ہے۔

(محمد یوسف اصلاحی)

دعوت و تبلیغ کے لیے عورت کا باہر نکلنا

اکثر بہنوں کو ان کے والدین دعوت و تبلیغ کا کام کرنے کے لیے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں دیتے اور دوسروں کے یہاں آنے جانے پر روک لگاتے ہیں۔ اب جو بہنیں دعوت و تبلیغ کا کام کرنا چاہتی ہیں تو وہ والدین کی مرضی کے خلاف ہوگا۔ ایسی صورت میں کیا دعوت کے لیے باہر نکلنا والدین کی نافرمانی قرار دیا جائے گا؟

موجودہ خراب ماحول میں جب کہ انسانی اخلاق بہت بگڑ چکے ہیں اور ہر طرف بے حیائی اور بے شرمی عام ہے۔ والدین کا اپنی بچیوں کی طرف سے فکرمند اور ہر جگہ آنے جانے پر روک لگانا فطری بھی ہے اور پسندیدہ بھی۔ والدین کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے سماج میں عزت و وقار کی زندگی گزاریں اور خاص طور پر بچیاں نیک نام اٹھیں اور والدین ہی بچیوں کے سب سے بڑے خیرخواہ ہوتے ہیں اور ہو سکتے ہیں۔

نوعمری میں عقل خام ہوتی ہے۔ عیاروں اور جعل سازوں کی مکاریاں بعض اوقات سمجھ میں نہیں آتیں۔ پھر شیطان اپنی ذریت کے ساتھ ہروقت گھات میں لگا ہوا ہے کہ نیکی کی راہ پر کوئی برائی کا شوشہ چھوڑے اور نیکی کی راہ مارے۔ ایسے میں برائیوں کی طرف جانے کی راہیں فراخ اور مواقع بے شمار ہیں اور نیکیوں کی راہ پر جانا بلکہ نیکی پر قائم رہنا دشوار ہے۔ پردے کی ڈھیل بلکہ بے پردگی کے رواج نے خطرات میں پڑ جانے کے اندیشے اور زیادہ یقینی سے بنا دیے ہیں اور خدانخواستہ کوئی غلط بات یا غلط فہمی، بدگمانی کی بنا پر ہی سہی، پھیل جائے تو والدین کی زندگی مستقل طور پر اجیرن ہو جاتی ہے۔ زندگی صرف بے مزہ ہی نہیں ہو جاتی بلکہ مستقل مصیبت بن جاتی ہے۔ ایسی صورت حال میں ماں باپ اگر بچیوں کے گھومنے پھرنے اور عام طور پر لوگوں کے یہاں آنے جانے پر پابندی لگاتے ہیں تو صرف یہی نہیں کہ پسندیدہ ہے بلکہ ان کی ذمہ داری ہے اور اس معاملہ میں انھیں ہرگز کوتاہی نہیں کرنا چاہیے۔

خدانخواستہ کسی کے کردار اور اخلاق کے بارے میں بے بنیاد ہی سہی، کوئی ناروا بات پھیل جائے اور دامن پر کوئی داغ لگا دے تو آپ سوچیے سماج میں ایسے شخص کی کیا وقعت رہ جاتی ہے۔ اس داغ کے ساتھ سماج میں یوں بھی عزت و وقار کی زندگی نہیں رہتی۔ پھر بھلا ایسے شخص کی دعوت و تبلیغ کون سنے گا، اور کون اس سے متاثر ہو گا؟ یہ خطرہ بلاشبہ یقینی نہیں ہے لیکن اپنے کو خطرات میں ڈالنے سے بچنا اور احتیاط کرنا بہرحال لازم ہے۔ جواں سال بہنوں کو چاہیے کہ وہ ماں باپ کے روک ٹوک کو حق بجانب سمجھیں اور اس کے خلاف عمل کرنے کو ہرگز دین کا تقاضا سمجھ کر نافرمانی نہ کریں۔

رہا یہ سوال کہ تحریکی بہنیں دعوت و تبلیغ کا کام کیسے کریں اور اس فریضے کو کیسے انجام دیں تو اس سلسلے میں یہ بات نگاہ میں رکھیں کہ دعوت و تبلیغ کا فریضہ دین نے آپ پر کچھ حدود و شرائط کے ساتھ واجب کیا ہے۔ تبلیغ کا شوق اور جذبہ بلاشبہ قابل قدر ہے، لیکن اس شوق اور جذبہ کے لیے ان حدود کو توڑنا ہرگز جائز نہیں ہے جو خدا کے دین نے آپ کے لیے مقرر کی ہیں۔ پردے کا اہتمام بھی ضروری ہے، تہمت کے مواقع سے بچنا بھی ضروری ہے، جہاں بے احتیاطی اور اختلاط کا اندیشہ ہو وہاں سے کنارہ کش رہنا بھی ضروری ہے اور خراب ماحول میں آزادانہ گھومنے پھرنے اور ہر ایک کے یہاں بے روک ٹوک جانے سے پرہیز بھی ناگزیر ہے۔ جہاں غلط بات منسوب ہو جانے کا اندیشہ ہو سکتا ہو، وہاں سے اجتناب بھی ضروری ہے۔ ہر ممکن احتیاط کے ساتھ آپ ان ہی گھروں میں جائیں جہاں آپ کو جانے کے لیے والدین اطمینان کے ساتھ اجازت دیں۔ پھر اپنے گھر، خاندان اور رشتہ داروں میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دینے کے لیے مواقع کی کوئی کمی نہیں۔ بہن بھائیوں میں کام کریں، پڑوسیوں سے دعوتی روابط بڑھائیں، رشتہ داروں اور تعلق رکھنے والوں میں داعی کی حیثیت سے اپنا

تعارف کرائیں اور اپنے شب و روز کی زندگی اور دینی سرگرمیوں سے متعلقین کو دین کی طرف متوجہ کریں۔ البتہ کہیں خواتین کا اجتماع ہو اور ان کے ساتھ دو چار دن گزارنے کے مواقع ہوں تو اس میں شرکت کے لیے والدین سے حکمت کے ساتھ اجازت لیں، بشرطیکہ آنے جانے کا کوئی محتاط بندوبست ہو۔ تعلیم و تربیت، دعوت و تبلیغ بلاشبہ خواتین کے لیے نہایت ضروری فریضہ ہے۔ لیکن ان تمام حدود اور احتیاطوں کے ساتھ جو اللہ نے مقرر فرمائی ہیں.... یہ ناگزیر اور ضروری نہیں ہے کہ آپ دوسروں کے یہاں جاکر ہی دعوت و تبلیغ کا کام کریں اور اسی کو دعوت و تبلیغ کا کام سمجھیں۔ احتیاط کے ساتھ جو فطری مواقع آپ کو حاصل ہیں، ان سے فائدہ اٹھائیں۔ خدا نے اتنا ہی آپ پر فرض کیا ہے اور یہ بھی اسی طرح آپ کا دینی فرض ہے کہ اپنے اخلاق و کردار کو بے داغ رکھنے کا اہتمام کریں۔ اپنے جوہر عفت و عصمت کی حفاظت کے لیے ہر ممکن احتیاط کریں اور اس کو اپنا سب سے بڑا فرض سمجھیں۔

اگر اللہ نے آپ کو قلم کی صلاحیت سے نوازا ہے، تو آپ باہر جاکر دعوت دینے کے مقابلے میں قلم سے دعوت پھیلانے میں زیادہ دلچسپی لیں۔۔۔ [یہ] دیرپا بھی ہوتی ہے، اس کا فائدہ عرصے تک باقی رہتا ہے اور ان لوگوں تک بھی تحریر کی رسائی ہو جاتی ہے جو اجتماعات میں کسی وجہ سے نہیں آپاتیں۔ پھر قلم سے کام لینے والیوں کی تعداد بھی بہت کم ہوتی ہے۔ بلکہ خال خال ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں جس خاتون کو بھی اللہ نے اس خاص صلاحیت سے نوازا ہے، اس کا فرض ہے کہ وہ قلم سے فائدہ اٹھانے میں انتہائی سنجیدہ ہو، اور دوسری چیزوں میں خود کو مصروف کرنے کے بجائے زیادہ توجہ اسی طرف دے۔ توقع ہے کہ وہ قلم کے ذریعے زیادہ کام انجام دے سکے گی۔ (م - ی - ا)

عورت کی ملازمت

میں ایک انتہائی پسماندہ دور دراز علاقہ کا باشندہ ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اسلام میں عورت کو تعلیم حاصل کرنے اور پھر تعلیم کے بعد باپردہ ملازمت کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ نیز عورت تعلیم یافتہ ہو اور باپردہ ملازمت کرنا چاہے جب کہ شوہر روکے، اس صورت میں بیوی اور خاوند کے درمیان یا سسرال والوں کے درمیان ناراضگی کا سماں پیدا ہو جائے، ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟ اس معاملے میں خاوند کو بیوی پر کتنا اختیار حاصل ہے۔ کیا خاوند بیوی کی ایسی خواہش کو عمر بھر دبا سکتا ہے؟

بیوی کا خرچہ شوہر پر واجب ہے اور بیٹی کا خرچہ باپ پر واجب ہے۔ اس لیے عورت پر ملازمت کرنا ضروری تو نہیں ہے مگر ممنوع بھی نہیں ہے، اگر کوئی خاتون شرعی پردے کی پابندی کرتے ہوئے کوئی جائز ملازمت کرتی ہے یا کاروبار کرتی ہے اور گھر کے اخراجات پورے کرنے میں اپنے شوہر یا اپنے والدین یا اپنے بھائیوں کی مدد کرتی ہے، تو یہ ایک اچھا کام ہے جس کا ان شاء اللہ اسے اجر ملے